[redacted]

دار الافتاء

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک موٹر سائیکل کمپنی کے نمائندہ کے طور پر چند اشخاص نے مل کر ایک اسکیم شروع کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بذریعہ اسکیم ۱۰۰ موٹر سائیکل ۱۰۰ لوگوں کو فروخت کیے جائیں گے، جن میں سے ہر موٹر سائیکل 45500 (46500) روپے کا ہوگا جس کی قیمت 15 ماہ کی اقساط میں ادا کی جائے گی اور آخر میں موٹر سائیکل ہر گاہک کے حوالہ کیا جائے گا۔

البتہ کمپنی نے لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے اس میں ایک انعامی اسکیم شامل کی ہے وہ یہ کہ پہلے چودہ ماہ میں ہر مہینہ تمام گاہکوں میں قرعہ اندازی ہوگی، جس شخص کا نام قرعہ اندازی میں نکل آیا اس کی آئندہ اقساط ختم کر کے اسے موٹر سائیکل دیدیا جائے گا لیکن اگر کسی گاہک نے قسط کی ادائیگی میں تاخیر کی تو اس کا نام اس ماہ کی قرعہ اندازی سے خارج کر دیا جائے گا نیز نام نکلنے والے کی اقساط ختم کرنے سے بقیہ گاہکوں پر کوئی اثر نہیں پڑھتا۔

انعامی اسکیم کے پرچے میں ایک شرط یہ بھی لکھی گئی ہے کہ اثناء مدت میں خریداری کا معاملہ ختم کرنے سے ادا شدہ اقساط کی رقم ضبط تصور ہوگی اور اس فیصلے کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ لیکن نمائندگان کا کہنا ہے کہ یہ شرط ہم نے نقصان دہ عناصر کو اسکیم میں شمولیت وغیرہ سے روکنے کیلئے لگائی ہے ورنہ ہم زبانی طور پر گاہکوں کو یہ بتا دیتے ہیں کہ خریداری ختم ہونے کی صورت میں آپ کی جمع شدہ اقساط اسکیم کے آخر میں (۱۵ ماہ بعد) آپ کو ادا کی جائیں گی۔

کمپنی کی شرائط کا پرچہ استفتاء کیساتھ منسلک ہے۔

اگر اس کے باوجود بھی یہ معاملہ ناجائز ہو تو اس کا متبادل راستہ ارشاد فرمائیں۔

نوٹ — یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ بوقتِ معاملہ موٹر سائیکل بھی گاہکوں کے سامنے موجود ہے اور اس کی قیمت بھی معلوم ہے یعنی ثمن قیمت سے زائد ہے۔

05 7266202 8 واپسی فیکس نمبر

جوابات سے مشکور فرمائیں جزاکم اللہ خیر الجزاء

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء

نقصان کی کائیں   فائدہ سب کا

آسٹریلین موٹر سائیکل سکیم

ملازم اور کاروباری افراد کے لئے سنہری موقع جس میں ہر ممبر کو ملے یقینی موٹر سائیکل

100 ممبر | 100 موٹر سائیکل | 100 روپے روزانہ

پہلے پندرہ موٹر سائیکل حاصل کریں بذریعہ قرعہ اندازی   **مدت سکیم $15\frac{1}{2}$ ماہ**

پہلے آئیے پہلے پائیے

ممبران کی تعداد محدود ہے   **آئیں اور اپنی قسمت آزمائیں**

1۔ ہر ماہ ایک موٹر سائیکل بذریعہ قرعہ اندازی دیا جائے گا۔

2۔ سکیم کی مدت ساڑھے پندرہ ماہ ہوگی۔   3۔ ممبران کی تعداد 100 ہوگی

4۔ ہر ممبر 3 ہزار روپے ماہانہ ادا کریگا۔   5۔ کسی ممبر کی طرف سے ایک قسط شارٹ کرنے کی صورت میں اس ممبر کا نام اس ماہ کی قرعہ اندازی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

6۔ سکیم سے خارج ہونے کی صورت میں جمع شدہ رقم ضبط تصور ہوگی اور اس فیصلے کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

7۔ قرعہ اندازی میں موٹر سائیکل نکلنے کی صورت میں باقی اقساط ختم ہوں گی۔

8۔ موٹر سائیکل کی قرعہ اندازی تمام ممبران کی موجودگی میں ہوگی۔ تمام ممبر وقت کی پابندی کریں گے۔

9۔ کمیٹی وصولی کا ریکارڈ [illegible] رکھنے کے پابند ہوں گے۔

10۔ کسی معقول عذر کی بناء پر کمیٹی انچارج قرعہ اندازی کی تاریخ میں ردوبدل کرسکتا ہے۔

رابطہ: وسیم خان 0300-5052226   احمد نواز 0300-5601735   محمد عزیز 0300-5514594

اٹک پرنٹنگ پریس اٹک۔ 057-2613291

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں مذکور اسکیم میں شرکت کرنا اور اس کے ذریعہ موٹر سائیکل حاصل کرنا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ اس اسکیم کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں شرکاء سے ہر ماہ جو رقم قسطوار لی جاتی ہے اس کی حیثیت شرعاً قرض کی ہے اس طرح اسکیم کے منتظمین ہر ماہ ہزاروں روپے حاصل کرتے ہیں اور اس رقم سے اپنے لئے کاروبار کرتے ہیں اور ہر ماہ ایک ممبر کو قرعہ اندازی کے ذریعے موٹر سائیکل ملتی ہے اور اس سے بقیہ اقساط ساقط کردی جاتی ہیں، اس طرح ممبر کو جمع کرائی ہوئی رقم سے زیادہ کی موٹر سائیکل مل جاتی ہے مثلاً ایک ممبر نے 9000 روپے قرض دیئے ہیں اور نام نکل آنے پر اسے 46500 روپے قیمت کی موٹر سائیکل مل جاتی ہے اور یہ نفع اسے قرض دینے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے اور ہر وہ نفع جو قرض کی وجہ سے حاصل ہو وہ سود ہے اور حرام ہے، نیز اس میں یہ شرط بھی ہوتی ہے کہ جو ممبر تمام اقساط کی ادائیگی سے پہلے اسکیم چھوڑنا چاہے اس کو اپنی دی ہوئی رقم واپس نہیں ملے گی، یہ شرط بھی ناجائز ہے، لہٰذا یہ اسکیم سود پر مبنی ہونے کی وجہ سے شرعاً جائز نہیں اسلئے یہ اسکیم چلانا اور اس میں حصہ لینا جائز نہیں، اس سے بچنا لازم ہے۔

واضح رہے کہ اس اسکیم میں چونکہ عموماً جتنے شرکاء ہوتے ہیں اتنی ہی موٹر سائیکل ہوتی ہیں اور ہر شریک کو واضح طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُس کو قرعہ اندازی کے بعد کون سی متعین موٹر سائیکل ملے گی اس لئے مبیع متعین نہیں، نیز ممبر کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا نام کون سے نمبر پر نکلے گا اور اس کو کتنی قسطیں جمع کرانے پر موٹر سائیکل ملے گی اس لئے ثمن بھی مجہول ہے، لہٰذا سوال میں جو یہ لکھا گیا ہے کہ ''موٹر سائیکل بھی گاہکوں کے سامنے موجود ہے اور اس کی قیمت یعنی ثمن بھی معلوم ہے''، یہ بات درست نہیں، لیکن اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ موٹر سائیکل اور ثمن واضح طور پر متعین ہوتے ہیں تب بھی چونکہ قرعہ اندازی کے بعد موٹر سائیکل حاصل کرنے والے ممبر سے اس کے ذمہ بقیہ اقساط ساقط کردی جاتی ہیں اور یہ مشروط سہولت اس کو قرض کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے، اور قرض کی وجہ سے حاصل ہونیوالی کوئی بھی مشروط سہولت سود ہے اس لئے یہ اسکیم اپنی موجودہ شکل میں جائز نہیں۔

البتہ اس اسکیم کی جائز صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اس میں قرض کی بجائے قسطوں پر خرید وفروخت کا معاملہ کیا جائے، اور جس ممبر کا نام پہلے نکل آئے وہ موٹر سائیکل وصول کرنے کے بعد بھی دوسرے ممبران کی طرح ہر ماہ برابر قسطیں ادا کرتا رہے یہاں تک کہ موٹر سائیکل کی کُل قیمت 46500 روپے ادا ہوجائے تاہم اس میں درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا:

۱......موٹر سائیکل کی ایک قیمت واضح طور متعین کرلی جائے اور جس ممبر کا نام قرعہ اندازی میں نکل آئے اس کے ساتھ موٹر سائیکل کی فروختگی کا باقاعدہ ایجاب وقبول کیا جائے۔

۲......ادائیگی کی مدت اور قسطوں کی مقدار اور ادائیگی کے اوقات بھی متعین ہوجائیں۔

(جاری ہے)

۴.....قسط کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے قیمت میں اضافہ یا جرمانہ کے نام پر زائد رقم وصول کی جانے کی شرط نہ لگائی جائے۔

اگر ان شرائط میں سے کسی ایک شرط کی بھی خلاف ورزی کی گئی تو یہ معاملہ ناجائز ہو جائے گا۔

(ماخذہ التبویب: ۲۸/۱۲۶۱،۸۳/۹۳۳)

فی اعلاء السنن (۵۱۲/۱۴) ادارة القرآن والعلوم السلامية كراتشى

باب كل قرض جرّ منفعةً فهو رباً ـ

عن على امير المومنين مرفوعاً :" كل قرض جرّ منفعةً فهو رباً " اخرجهٗ الحارث ابن ابى اسامة فى مسنده قال الشيخ : حديث حسن لغيره ، كذا فى " العزيزى "(٨٧/٣) ، وفى سنده سوار بن مصعب وهو متروك (التلخيص الحبير : ٣٤٥/٢) ـ قلت : ولما رواه شواهد كثيرة كما سياتى ولاجل ذلك ـ والله اعلم ـ صححهٗ امام الحرمين كما فى التلخيص ايضاً ـ

وفى الدرالمختار (١٦٦/٥)

وفى الأشباه كل قرض جر نفعا حرام ـ

وفى الشامية تحتهٗ :

مطلب كل قرض جر نفعا حرام (قولهٗ : كل قرض جر نفعا حرام) أى إذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر ، وعن الخلاصة وفى الذخيرة وإن لم يكن النفع مشروطا فى القرض فعلى قول الكرخى لا بأس به ـ

وفى بحوث فى قضايا فقهية المعاصرة (٢٣١/٢)

فتبيّن بهذا ان الجوائز المشروعة يشترط فيها ان تكون تبرعاً بدون مقابل مالىّ والّا فانها تدخل فى القمار أو فى عقود الغرر الاخرىٰ ، وكذلك يجب ان لا تكون هذه الجوائز موعودة علىٰ القرض وانها تدخل فى الربا ـ ....والله تعالیٰ اعلم

(بندہ محمود الحسن عفی عنہ)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵-۸-۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح — عبد المنان عفی عنہ — ۵/۸/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح — احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ — ۱۴۳۱/۸/۵

الجواب صحیح — ۱۴۳۱-۸-۷

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۶۲/۱۲۹۰ — مورخہ ۶/۸/۳۱

نائب مفتی — مفتی — نائب مفتی — جامعہ دارالعلوم کراچی